افکار وتاثرات بنام مدیر الحق　　پروفیسر حمد اللہ قریشی

# اصل توہین رسالت کرنے والے علمی افلاس کا مظاہرہ یا ناپاک جسارت

بد قسمتی سے اسلام کے بڑے بڑے دقیق اور اہم مسائل پر وہ لوگ بھی خامہ فرسائی کرتے رہتے ہیں' جو قرآن وحدیث کا سرسری علم بھی نہیں رکھتے' پھر بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ مختلف اخبارات کے مدیر سوچے سمجھے بغیر اس قسم کے لوگوں کے مضامین شائع کرتے رہتے ہیں' جو قارئین کی گمراہی کا باعث بنتے ہیں' 20 جنوری بروز جمعرات روزنامہ ایکسپریس پشاور نے یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب میں آرٹس اور سوشل سائنسز کی فیکلٹی کے ڈین کا ایک مضمون بعنوان اصل توہین رسالت کرنے والے شائع کیا ہے' جس میں انہوں نے قرآن کریم کی روشنی میں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب کے لئے کوئی سزا نہیں۔ قبل اس سے کہ ڈین صاحب کے چند نکات کا مختصر جواب دیا جائے قارئین ڈین صاحب کے علمی افلاس کا تماشا بھی دیکھ لیں۔ زیر نظر مضمون میں ڈین صاحب نے دو بار قرآن کی ایک آیت لکھی ہے اور دونوں مرتبہ غلط لکھی ہے ''راعنا'' کی جگہ ''رأینا'' لکھا ہے جس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ڈین صاحب نے تلاوت کو اپنی عادت نہیں بنائی ہے' بنا ترجمہ کے زور سے قرآن سے اپنے مطلب کی آیتیں نکالنے مین مہارت حاصل کی ہے۔ آیات کریمہ کے حوالہ جات میں ایک حوالہ 58:57 کا دیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ 57 نمبر سورہ کے 58 نمبر ایت میں یہ بات موجود ہے مزے کی بات یہ ہے کہ جب ہم نے 57 نمبر سورۃ دیکھ لی تو اس میں 58 نمبر آیت ملی ہی نہیں، ہم نے کہا شائد ترتیب الٹ گئی ہو لیکن 58 نمبر سورہ میں 57 نمبر آیت بھی نظر نہ آئی۔ اس کے علاوہ ترجمہ کو نقل کرنے میں بھی فاش غلطیاں کی ہیں۔ ڈین صاحب رقمطراز ہے ''اگر اسلام میں توہین کی کوئی سزا ہوتی تو اس کا لازمی طور پر قرآن پاک میں صراحت کے ساتھ ذکر ہوتا بالخصوص ان اقتباسات میں جہاں اس بات کا ذکر رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کے دوران کیا گیا ہے''۔

آگے لکھتے ہیں ''اس باب میں تیسرے اقتباس کا عنوان ''منافقین'' ہے...... منافقین کہتے ہیں جب ہم مدینہ واپس لوٹیں گے تو معززین ادنی لوگوں کو نکال باہر کریں گے''۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''بیشک جو عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین نے کہا وہ صریح توہین رسالت تھی۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام نے صرف ان کی اس توہین آمیزی کے جواب میں حق اور سچ کو واضح کیا''۔ آگے لکھتے ہیں۔ عبداللہ بن ابی بعد ازاں مدینہ میں طبعی موت مرا۔ وہ

اس شہر میں قیام پذیر رہا جس پر رسول اللہ ﷺ کی حکمرانی تھی۔ اس کو موت کی سزا نہ دی گئی اور نہ ہی اس کو یا اس کے پیرو کاروں کو توہین رسالت پر کسی اور تعزیر کا سزاوار ٹھہرایا گیا۔ مزید لکھتے ہیں قرآن پاک کے مطابق صرف دو اقسام کے مجرموں کو موت کی سزا دی جاسکتی ہے۔ وہ جو قتل عمد کے مرتکب ہوں یا وہ جو معاشرہ میں فساد پھیلائیں۔ فساد کی تشریح کرتے ہوئے ڈین صاحب لکھتے ہیں۔ "بے شک کوئی کہہ سکتا ہے کہ توہین رسالت بھی تو دنیا میں فساد پھیلانے کی ایک قسم ہے لیکن یہ توجیہہ اس اعتبار سے قابل قبول نہیں کیونکہ فساد پھیلانے کو قرآن پاک میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔" وہ جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے خلاف جنگ کرتے ہیں اور دنیا میں فساد پھیلاتے ہیں۔ پھر لکھتے ہیں بے شک انبیاء کے خلاف ہتک آمیز ریمارکس کا استعمال ایک جرم تو ہے لیکن ایسا کرنے والا نہ تو اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ کا اعلان کرتا ہے اور نہ ہی دنیا میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتا ہے۔ ڈین صاحب صاف الفاظ میں لکھتے کہ وہ منکر حدیث ہے تو کم از کم یہ اس کی جرأت کا ثبوت ہوتا۔ جہاں تک قرآن کریم مین سزاؤں کے تعین کا ذکر ہے تو بہت ساری سزائیں احادیث میں مذکور ہیں جبکہ قرآن میں ان کا ذکر نہیں ہے۔ مرتد کا ذکر قرآن کریم میں ہے لیکن دنیاوی سزا کا ذکر نہیں اس طرح رجم کی سزا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مرتد کے لئے قتل اور زانی کے لئے رجم کی سزا مقرر کی ہے۔ بالکل اسی طرح توہین رسالت کے مرتکبین کو آپ ﷺ کی حیات طیبہ میں سزائے موت دی گئی ہے۔ کعب بن اشرف اور ابورافع کو قتل کرنے کا حکم آپ ﷺ نے بہ نفس نفیس دیا تھا (بخاری کتاب المغازی) ایک عورت کو اس کے شوہر نے قتل کیا تھا اور آپ ﷺ نے اس کا خون باطل کیا تھا (ابوداؤد۔ کتاب الحدود، نسائی کتاب الحدود)

رہے عبداللہ بن ابی منافق کا قتل تو حضرت عمرؓ نے اس کو قتل کرنے کی اجازت مانگی تھی۔ آپ ﷺ نے عمر فاروقؓ کو اجازت نہ دینے کی وجہ یہ بتادی کہ ناواقف لوگ سمجھیں گے کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں اور یوں وہ اسلام میں داخل ہونے سے خوف کھائیں گے تاہم اس توہین کے بعد اللہ تعالیٰ نے چند ہی روز میں اس کو طبعی موت سے ہمکنار کر دیا۔ ڈین صاحب اگر احادیث کی اہمیت کے قائل نہیں ہے تو یہ اس کی ذاتی رائے ہوگی لیکن مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش ایک گھناؤنا جرم ہے۔ اخبارات کے ایڈیٹرز کا بھی فرض ہے کہ وہ آنکھیں بند کرکے شرانگیز مضامین شائع نہ کریں۔

---

## وضاحت:

قارئین کرام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ گزشتہ شمارہ دسمبر 2010 کا نمبر ٹائٹل پر غلطی سے 545 لکھا گیا تھا جبکہ صحیح نمبر 544 تھا اس کو اپنے ریکارڈ کیلئے درست فرمالیجئے ______ (ادارہ)

---